نے اس کتاب کا ترجمہ پیش کرکے واقعةً اس کمی کی بڑی حد تک تلافی کر دی ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے حرف آغاز میں محتاط ترجمہ کے التزام کا ذکر کیا ہے۔ غالباً اس احتیاط کی وجہ سے ترجمے میں وہ روانی اور سلاست پیدا نہ ہو سکی جو کسی زبان کے بنیادی تقاضوں میں سے ہے۔ زبان و بیان کے اعتبار سے ترجمے پر نظر ثانی کی ضرورت ہے۔

(شرف الدین اصلاحی)

مطبوعات دارالعلم

دارالعلم ایک اشاعتی ادارہ ہے جو حال ہی میں قائم ہوا ہے۔ اس کا بنیادی مقصد عربی زبان و ادب اور اسلامی علوم کی نشر و اشاعت ہے۔ اس کے بانی محمدبشیر صاحب ، غالباً فارن آفس کی ملازمت کے دوران ، عرصہ دراز تک دیار عرب میں رہے۔ اس طرح ان کو عربی زبان کے مولد و منشاء اور گہوارہ اول میں رہ کر اس کے اسرار و رموز اور نکات کو سمجھنے کا موقع ملا۔ ملازمت سے سبکدوشی کے بعد انہوں نے عربی زبان و ادب اور دین کی خدمت کا بیڑا اٹھایا۔ اس کے لئے انہوں نے سب سے پہلے آب پارہ مارکیٹ اسلام آباد میں ایک ادارہ قائم کیا۔ اس ادارے کے قیام کو ابھی زیادہ دن نہیں ہوئے مگر تھوڑے ہی عرصہ میں اس ادارے کی کارکردگی اتنی نمایاں ہو کر سامنے آئی ہے کہ شاید و بآید۔ اس وقت اس ادارے کی مطبوعات میں تین کتابیں تبصرے کے لئے پیش نظر ہیں۔

(۱) اقرأ ، الجزء الاول

(۲) اقرأ الجزء الثانی

(۳) تلک حدود اللہ

پہلی دو کتابیں محمد بشیر صاحب نے خود لکھی ہیں جبکہ تیسری کتاب کے مصنف ابراہیم احمد الوقفی ہیں جو ازہر میں علوم شرعیہ کے مفتش اور کسی دینی درسگاہ میں استاد ہیں۔ یہ تینوں کتابیں خوبصورت ٹائپ میں عمدہ کاغذ پر نہایت نفاست کے ساتھ چھپی ہیں۔ طباعت کا معیار دیکھنے کے بعد ادارہ کے بانی اور اُس مطبع کو داد دیئے بغیر نہیں رہا جا سکتا جس میں یہ چھپی ہیں۔ مطبعہ عربیہ ۳۰ لیک روڈ لاہور اُن کتابوں کے طابع ہیں۔ پاکستان میں اس قسم کے مطابع غیر ملکی مطبوعات کا بآسانی مقابلہ کر سکتے ہیں۔

اقــــــرأ

اقرأ جزء اول اور جزء ثانی اس سلسلے کی ابتدائی دو کڑیاں ھیں جو بالکل ابتداء سے عربی زبان سیکھنے کے خواہاں لوگوں کے لئے تیار کیا جا رہا ہے ۔ اس کا تیسرا حصہ بھی عنقریب دستیاب ھوگا ۔ اس کی تیاری میں کسی زبان کو سیکھنے کے جدید اصولوں کا لحاظ رکھا گیا ہے ۔ یعنی تصاویر کے ذریعے الفاظ اور جملوں کو روشناس کرایا گیا ہے جس میں معلوم سے نامعلوم کی طرف بڑھتے ھیں ۔ اس کتاب کو دیکھنے کے دوران ایک قباحت یہ نظرآئی کہ اگر کسی چیز کی تصویر واضح نہ ھو تو طالب علم از خود نہ لفظ پڑھ سکتا ہے نہ معنی سمجھ سکتا ہے ۔ مثال کے طور پر "انف" اور "لسان" کے سامنے ناک اور زبان کی جو تصویریں بنائی گئی ھیں وہ ایسی نہیں ھیں کہ بچے تو کیا بڑے بھی اگر پہلے سے یہ الفاظ نہ جانتے ھوں تو وہ بآسانی سمجھ سکیں ۔ اگـــر یـــہ کتابیں ان لوگوں کے لئے لکھی گئی ھیں جن کی زبان عربی نہیں ہے تو ساتھ ساتھ مادری یا قومی زبان میں ترجمے کا طریقہ اپنانے سے مدد ملتی اور شروع ھی سے ترجمہ کرنے کی تربیت ھونے لگتی جس کی ضرورت ایک غیر اھل زبان کو کسی اجنبی زبان کے ساتھ معاملت میں بھر حال پیش آتی ہے ۔

بعض مقامات پر نئے الفاظ کو روشناس کرائے بغیر ھی تمرین میں ان کے متعلق سوال کیا گیا ہے مثلاً جزء اول میں صفحہ ۲۸ پر "هل هذا هاتف ؟" ہے لیکن اس سے پہلے کہیں اس لفظ کا ذکر نہیں آیا ۔ اسی طرح واحد مذکر اور واحد موٴنث کی ضمیروں کا استعمال ان کا تصور دلانے سے پہلے ھی شروع کر دیا گیا ہے اور وہ بھی حالت نصب میں ۔ اسی طرح لکن اور انّ وغیرہ حروف بھی بغیر پیشگی تعارف کے شروع ھو جاتے ھیں ۔ ان اسقام سے اندازہ ھوتا ہے کہ ان کتابوں کی تیاری میں پوری توجہ صرف نہیں کی گئی ۔

ان کتابوں کی قیمتیں بھی پاکستان میں لوگوں کی قوت خرید کو دیکھتے ھوئے بہت زیادہ ھیں ۔ جزء اول جس کے ۵٦ صفحات ھیں آٹھ روپے پچاس پیسے کی ہے اور جزء ثانی جس کے ۸۴ صفحات ھیں بارہ روپے پچاس پیسے کی ہے ۔ لاگت کے اعتبار سے یہ قیمتیں زیادہ نہیں ھیں لیکن ایک عام آدمی اتنے پیسے نہیں خرچ کر سکتا ۔ قیمت کم کرنے کی تدبیر کرنی چاھیے ۔

تلک حـــــدود اللہ (عربی)

اس کی ضخامت تین سو صفحات کی ہے ۔ اس پر قیمت درج نہیں مگر کاغذ وغیرہ اس میں بھی اچھا لگایا گیا ہے اس لئے اس کی لاگت بھی کم نہیں ھو سکتی ۔ یہ کتاب اپنے

موضوع ، مواد زبان اور طرز ادا کے اعتبار سے ایک کامیاب اور قابل قدر کوشش ہے۔ اس میں زنا ، تہمت ، چوری ، شراب نوشی،رہزنی اور ارتداد کی سزاؤں سے بحث کی گئی ہے۔ بحث کا انداز سنجیدہ اور متین ہونے کے ساتھ ساتھ جدید ذہن کو اپیل کرنے والا ہے۔ اور اسلوب ایسا ہے کہ مباحث خشک ہونے کے باوجود دلچسپی سے پڑھا جا سکتا ہے۔ فاضل مصنف نے قرآن ، حدیث اور فقہ کی روشنی میں ان شرعی حدود کو محض بیان کر دینے پر اکتفا نہیں کیا ہے ، بلکہ عصر حاضر کے حالات ، مغربی تعلیم اور جدید تہذیب و تمدن سے پیدا ہونے والے معاشرتی فسادات کے پس منظر میں ان کی اہمیت و ضرورت کو اس طرح واضح کیا ہے کہ پڑھنے والے کے دل میں حدود اللہ کی عظمت کا احساس پیدا ہونے لگتا ہے۔ مصنف نے ایسے اجتماعی امراض اور مفاسد کی بھی نشاندھی کی ہے جو صرف ان حدود کے نفاذ سے ھی دور ہو سکتے ھیں ۔ اعدائے اسلام نے ان حدود کے بارے میں محض اپنی بد باطنی اور خبث نفس کی وجہ سے جو شکوک و شبہات پھیلا رکھے ھیں کتاب پڑھ کر ان کا بخوبی ازالہ ہو جاتا ہے اور شریعۃ غرائے اسلام پر ایک مسلمان کا اعتماد مضبوط اور مستحکم ہو جاتا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کا اردو ترجمہ کرکے اسے پاکستان میں کثرت سے پھیلایا جائے ۔ اس وقت جب کہ اسلامی نظام اور شریعت کے نفاذ کا عمل جاری ہے لوگوں کو ذھنی طور پر تیار کرنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ایک ناگزیر ضرورت ہے۔ عام مسلمان جو دینی رجحان رکھتے ھیں وہ بھی لا علمی اور جہالت کی وجہ سے شرعی حدود کی پابندی نہیں کرتے ان کے لئے بھی یہ کتاب بہت مفید ہے۔

ملنے کا پتا : دارالعلم ۶۲۳ ۔ آب پارہ مارکیٹ اسلام آباد۔

(شرف الدین اصلاحی)

★ ★ ★ ★ ★ ★